سپریم کورٹ رپورٹس[1996] Supp. 8 ایس سی آر۔

ریجنل پروویڈنٹ فنڈ کمشنر

بنام

ایس۔ڈی۔کالج، ہوشیار پور اور دیگران

28 اکتوبر 1996

[کے۔راماسوامی۔اور جی۔بی۔پٹنائک، جسٹسز]

ایمپلائز پراویڈنٹ فنڈ اینڈ مسلینس پروویژن ایکٹ۔1952: دفعہ 14-B ۔ ایکٹ کی دفعات کی عدم تعمیل۔ہرجانے کی وصولی۔چندہ کی رقم فنڈ میں جمع نہیں کی گئی۔اس کے بجائے یونیورسٹی کے اکاؤنٹ میں رکھی گئی۔جرمانہ عائد کیا گیا۔معافی۔مکمل طور پر معاف کرنے کے لئے کمشنر کو کوئی صوابدید نہیں چھوڑی گئی جرمانہ۔ جرمانے کی شرح کا فیصلہ کرنے کی صوابدید۔جرمانے کے حساب سے 25 فیصد نقصانات۔ چونکہ رقم 9 فیصد سود کے ساتھ فکسڈ ڈپازٹ میں جمع کی گئی ہے، بقایا رقم چھ ہفتوں کے اندر جمع کرائی جائے گی۔

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 77-14576 آف 1996۔

1995 کے سی ڈبلیو پی نمبر 637 اور 692 میں پنجاب اور ہریانہ ہائی کورٹ کے 95-12-6 کے فیصلے اور حکم سے۔

درخواست گزار کی طرف سے آر۔وینو گوپال ریڈی، ٹی۔سی۔شرما اور سی۔وی۔ایس۔راؤ۔

پنجاب یونیورسٹی کے لئے ایس۔کے۔مہتا، دھرو مہتا، فیز لین انعم اور محترمہ مونیکا مہتا۔

جواب دہندگان کے لئے رندھیر جین۔

عدالت کا درج ذیل حکم دیا گیا:

تاخیر کو معاف کر دیا گیا۔

اجازت دے دی گئی۔

ہم نے دونوں فریقوں کے ماہرین کی بات سنی ہے۔

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیلیں پنجاب اور ہریانہ ہائی کورٹ کی ڈویژن بنچ کے 6 دسمبر 1995 کے سی ڈبلیو پی نمبر 637 اور 692 میں دیے گئے فیصلے سے پیدا ہوئی ہیں۔

تسلیم شدہ موقف یہ ہے کہ اپیل کنندہ نے 6 مارچ 1982 کے نوٹیفکیشن کے ذریعہ مدعا علیہ ادارے پر ایمپلائز پروویڈنٹ فنڈ اینڈ مسلینیس پرویژنز ایکٹ، 1952 (مختصر طور پر 'ایکٹ') کی دفعات کا اطلاق کیا تھا۔ نوٹیفکیشن پر سوال اٹھاتے ہوئے مدعا علیہان نے اس عدالت میں رٹ پٹیشن دائر کی تھی۔ عدالت نے 29 جنوری 1988 کے فیصلے میں کہا تھا کہ یہ قانون تعلیمی اداروں پر لاگو ہوگا اور اس لئے انہیں ایکٹ کے تحت جاری نوٹیفکیشن کی تعمیل کرنے کی ضرورت ہے۔ اس عدالت نے ہدایت کی تھی کہ:

عدالت نے کہا، درخواست گزاروں کے وکیل جناب ایس۔ کے۔ بگا پیش ہوئے۔ ہمیں ان معاملوں میں درخواست گزاروں کی اس دلیل میں کوئی صداقت نظر نہیں آتی کہ ایمپلائز پروویڈنٹ فنڈ اینڈ مسلینیس پرویژنز ایکٹ، 1952 (جسے بعد میں 'ایکٹ' کہا جاتا ہے) کا ان تعلیمی اداروں پر کوئی اطلاق نہیں ہوتا، جو ان معاملوں میں درخواست گزار ہیں۔ لہٰذا ہم ان تمام مقدمات کو مسترد کرتے ہیں۔

ہم ہدایت دیتے ہیں کہ درخواست گزار 1-2-1988 سے باقاعدگی سے ایکٹ اور اس کے تحت تشکیل دی گئی اسکیموں کی تعمیل کریں۔1-3-1982 اور 1-2-1988 کے درمیان کی مدت کے سلسلے میں ایکٹ اور اسکیموں کے تحت انہیں جو بھی بقایا جات ادا کرنے ہوں گے وہ درخواست گزاروں میں سے ہر ایک کے ذریعہ اس وقت کے اندر ادا کیے جائیں گے جو ریجنل پروویڈنٹ فنڈ کمشنر کے ذریعہ دیئے جائیں گے۔ اگر درخواست گزار ریجنل پروویڈنٹ فنڈ کمشنر کی ہدایات کے مطابق یکم مارچ 1982 سے یکم فروری 1988 تک کے تمام بقایا جات ادا کرتے ہیں تو وہ بقایا جات کی ادائیگی میں تاخیر پر کوئی ہرجانہ وصول نہیں کریں گے۔ ان معاملوں کے خصوصی حقائق کو مدنظر رکھتے ہوئے صارفین (ملازمین) بقایا جات پر کسی سود کے حقدار نہیں ہوں گے۔ رٹ پٹیشنز کو اسی کے مطابق نمٹا دیا جاتا ہے۔ کوئی قیمت نہیں ہے۔"

اس عدالت کی طرف سے جاری کردہ ہدایات کے باوجود، اس عدالت کے احکامات کی تعمیل کرنے کے بجائے، مدعا علیہان نے یونیورسٹی میں رقم جمع کرانی جاری رکھی۔ اس طرح جواب دہندگان نے قانون کی تعمیل نہیں کی ہے۔ نتیجتاً درخواست گزار نے ایکٹ کی دفعہ 14 بی کے تحت اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے مدعا علیہان کی جانب سے ادا کی جانے والی رقم کے 25 فیصد کے حساب سے ہرجانہ وصول کیا۔ مدعا علیہان نے ہائی کورٹ میں اپیل کنندہ کے خلاف رٹ پٹیشن دائر کی۔ ہائی کورٹ نے اپنے حکم میں کہا ہے کہ اپیل کنندہ مدعا علیہان پر ہرجانہ وصول کرنے کا ذمہ دار نہیں ہے۔ لہٰذا یہ اپیلیں خصوصی اجازت کے ذریعے کی جاتی ہیں۔

ایکٹ کی دفعہ 14-B درج ذیل ہے:

"14-B نقصانات کی وصولی کا اختیار۔ اگر کوئی آجر فنڈ (فیملی فنڈ یا انشورنس فنڈ) میں کسی بھی شراکت کی ادائیگی یا دفعہ 17 کی ذیلی دفعہ (2) کے تحت اس کے ذریعہ منتقل کی جانے والی رقم کی منتقلی میں یا اس ایکٹ کی کسی دوسری شق یا کسی اسکیم یا انشورنس اسکیم کے تحت یا دفعہ 17 کے تحت بیان کردہ شرائط میں سے کسی کے تحت قابل ادائیگی چارجز کی ادائیگی میں ڈیفالٹ کرتا ہے، ایسے دوسرے افسر کا سینٹرل پروویڈنٹ فنڈ کمشنر جسے مرکزی حکومت کی جانب سے مجاز کیا گیا ہو، اس سلسلے میں سرکاری گزٹ میں نوٹیفکیشن کے ذریعے آجر سے اس طرح کے ہرجانے کی وصولی کر سکتا ہے، جو بقایا جات کی رقم سے زیادہ نہ ہو، جیسا کہ اسکیم میں بیان کیا گیا ہو۔

بشرطیکہ اس طرح کے نقصانات وصول کرنے اور وصول کرنے سے پہلے، آجر کو سماعت کا معقول موقع دیا جائے گا:

بشرطیکہ مرکزی بورڈ اس دفعہ کے تحت کسی ایسے ادارے کے سلسلے میں لگائے جانے والے نقصانات کو کم یا معاف کرسکتا ہے جو ایک بیمار صنعتی کمپنی ہے اور جس کے سلسلے میں بیمار صنعتی کمپنیاں (خصوصی دفعات) ایکٹ کی دفعہ 4 کے تحت قائم صنعتی اور مالی تعمیر نو کے بورڈ نے بحالی کی اسکیم منظور کی ہے 1985ء ایسی شرائط وضوابط کے تابع ہے جو اس اسکیم میں بیان کی گئی ہیں۔

مدعا علیہ کے وکیل جناب رندھیر جین کا کہنا ہے کہ اس عدالت کے فیصلے کے بعد مدعا علیہان نے رقم نکالنے کے لئے یونیورسٹی سے اجازت کے لئے درخواست دی ہے 7 جون، 1990 کو یونیورسٹی کی طرف سے جاری کردہ ہدایت کی وصولی کے بعد، انہوں نے 6,40,122.70 روپے اور دیگر چارجز کی رقم 58,736.70 روپے میں دوبارہ جمع کرائی تھی۔ مدعا علیہان کی جانب سے رقم جمع نہ کرانے میں جان بوجھ کر کوئی تاخیر نہیں کی گئی تھی اور اس لئے ہائی کورٹ نے قانون کی دفعہ 14 بی کے تحت ہرجانے کی وصولی نہ کرنے کی ہدایت دی تھی۔ اس عدالت نے 10 جولائی 1996 کو نوٹس جاری کیا جس میں کہا گیا کہ مدعا علیہان فروری 1988 سے مئی 1990 تک جی پی ایف کی ادائیگی میں ناکامی پر سود کی ادائیگی کے ذمہ دار کیوں نہیں ہیں۔

اب مدعا علیہان کی جانب سے ایک حلف نامہ داخل کیا گیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ انہوں نے یہ رقم یونیورسٹی میں جمع کرائی ہے اور یہ رقم فکسڈ ڈپازٹ میں رکھی گئی ہے جس پر 11 فیصد کی شرح سود حاصل ہوتا ہے۔ چونکہ رقم دوبارہ جمع کرانے کی ہدایت پر عمل کرنے کی ہدایت جاری کی گئی تھی، لہذا قبل از وقت رقم جمع کرنے کے بعد، انہوں نے اسے 9 فیصد سود کے ساتھ واپس کر دیا اور اسے جمع کرایا گیا تھا اور لہذا، وہ ریجنل پروویڈنٹ فنڈ کمشنر کے ذریعہ طے کردہ نقصانات کی ادائیگی کے ذمہ دار نہیں ہیں جیسا کہ رٹ پٹیشن میں بیان کیا گیا ہے۔ بحث کے حوالے سے، غور کے لئے جو سوال پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے: کیا اپیل کنندہ ہرجانے کی وصولی کا حقدار ہے؟

ایکٹ کی دفعہ 14 – بی کو پڑھنے سے پتہ چلتا ہے کہ آجر قانون کے تحت رقم کی ادائیگی کی تعمیل کرنے کا پابند ہے۔ فنڈ میں تعاون کی ادائیگی میں یا ایکٹ کی کسی دوسری شق یا کسی اسکیم یا بیمہ اسکیم یا دفعہ 17 میں بیان کردہ شرائط میں سے کسی کے تحت قابل ادائیگی چارجز کی ادائیگی میں ناکامی کی صورت میں، سینٹرل پروویڈنٹ فنڈ کمشنر یا ایسے دوسرے افسر جو مرکزی حکومت کے ذریعہ مجاز ہوں، کر سکتے ہیں، اس سلسلے میں سرکاری گزٹ میں نوٹیفکیشن کے ذریعے، آجر سے جرمانے کے طور پر، ایسے نقصانات جو بقایا جات کی رقم سے زیادہ نہ ہوں، جیسا کہ اسکیم میں بیان کیا گیا ہو۔ دوسری شرط صرف صنعت کے بیمار ہونے کی صورت میں پابندی کو ختم کرتی ہے اور اسے بیمار صنعتی کمپنیوں (خصوصی دفعات) ایکٹ 1985 کی دفعہ 4 کی دفعات کے تحت ایسی شرائط وضوابط کے تحت دوبارہ تعمیر کیا گیا تھا جو بحالی کی اسکیم میں بیان کی جاسکتی ہیں۔ دوسرے لفظوں میں، اس ایکٹ میں تاخیر سے ادائیگی وں کے لئے ہرجانہ عائد کرنے کا تصور کیا گیا ہے۔ یہ ایکٹ ملازمین کو صحت اور دیگر فوائد کو یقینی بنانے کے لئے ایک فائدہ مند فلاحی قانون ہے۔ اس ایکٹ کے تحت آجر کی قانونی ذمہ داری ہے کہ وہ ملازم کی تنخواہ اور مماثل شراکت کے مخصوص فیصد میں کٹوتی کرے، پوری رقم جمع کرنے کی تاریخ کے 15 دن کے اندر، ہر ماہ فنڈ میں جمع کرانا ضروری ہے۔

اس طرح آجر کی قانونی ذمہ داری ہے کہ وہ ہر ماہ فنڈ کے کریڈٹ میں رقم جمع کرائے۔ اس سلسلے میں کسی بھی طرح کی کوتاہی کی صورت میں دفعہ 14 – بی مداخلت کرتا ہے اور آجر کو جرمانے کے طور پر ہرجانہ ادا کرنے کا مطالبہ کرتا ہے، جس میں سے زیادہ سے زیادہ جمع شدہ بقایا جات ہیں۔ ریجنل پروویڈنٹ فنڈ کمشنر کو صرف نقصانات کا فیصد کم کرنے کی صوابدید دی گئی ہے اور اس کے پاس مکمل طور پر معافی معاف کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہے۔ اس معاملے میں، فیصلے کے بعد، مدعا علیہ کے پاس یونیورسٹی میں رقم جمع کرانے کی کوئی وجہ نہیں تھی۔ ہم سمجھ سکتے ہیں کہ چونکہ یونیورسٹی کی طرف سے ایک اسکیم تیار کی گئی تھی اور مدعا علیہ اس اسکیم کی تعمیل کرنے کے پابند تھے، لہذا انہیں شک کا احساس ہوسکتا ہے کہ آیا انہیں یونیورسٹی کے ذریعہ تیار کردہ اسکیم پر عمل کرنا چاہئے یا ایکٹ کے تحت۔ چونکہ انہوں نے اس عدالت میں رٹ پٹیشن دائر کی تھی، اس لیے اس عدالت نے 29 جنوری 1988 کو ہدایت دی کہ مدعا علیہان اپیل کنندہ کے پاس چندہ جمع کرائیں۔ اس طرح جواب دہندگان کی قانونی ذمہ داری ہے کہ وہ فروری 1988 کے بعد سے رقم جمع کرائیں۔ لہذا اس عدالت کے فیصلے کے بعد یونیورسٹی اکاؤنٹ میں رقم جمع کرانے اور جمع کرتے رہنے کا کوئی جواز نہیں ہے۔ محض یہ حقیقت کہ یونیورسٹی نے درخواست گزار کے پاس رقم دوبارہ جمع کرنے کی اجازت دے دی ہے، مدعا علیہان کو فنڈ میں رقم جمع نہ کرانے پر اس کے تحت پناہ لینے کے قابل نہیں بناتا ہے۔

ان حالات میں ہمیں نہیں لگتا کہ ریجنل پروویڈنٹ فنڈ کمشنر کی جانب سے عائد جرمانے کو معاف کرنے کی دوڑ میں کوئی جواز موجود ہے۔ جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے، کمشنر کے پاس جرمانے کو مکمل طور پر معاف کرنے کی کوئی صوابدید نہیں بچی ہے۔ جو چیز اس کی صوابدید پر چھوڑ دی گئی تھی وہ یہ ہے کہ جرمانے کے ذریعے اس کا حساب لگایا جائے۔ اس معاملے میں، تسلیم کیا گیا ہے 25 فیصد نقصانات کو جرمانے کے طور پر شمار کیا گیا تھا۔ چونکہ مدعا علیہ نے رقم فکسڈ ڈپازٹ میں جمع کرائی تھی اور اس پر 9 فیصد سود حاصل کیا تھا، لہذا بقیہ رقم جمع کرنے کی ضرورت ہے اور مدعا علیہ کو آج سے چھ ہفتوں کے اندر بقیہ رقم جمع کرانے کی ہدایت کی جاتی ہے۔

اس کے مطابق اپیلوں کی اجازت دی جاتی ہے۔ رٹ پٹیشن خارج کر دی گئی ہے۔ کوئی قیمت نہیں۔

جی۔این۔

اپیلوں کی اجازت ہے۔

Sheikh Javiad Alam
I am the author of this document

15.07.24